سے زیادہ قابل قدر وہ حواشی ہیں جو فاضل مرتب نے مسدس کے بعض خاص خاص الفاظ و مصطلحات کی تشریح کے لئے لکھے ہیں اس بنا پر موصوف کا یہ کارنامہ صرف ادبی نہیں بلکہ تاریخی اور لسانی و لغوی اہمیت بھی رکھتا ہے اس کو پڑھ کر انیسویں صدی کی ہندوستانی "معاشرت کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے امید ہے ارباب ذوق اس کی قدر کرکے فاضل مرتب کی اس کوشش کو مشکور کرینگے۔

منشور متحدہ اقوام و دیگر بین الاقوامی دساتیر و دستاویزات مترجم جناب احمد عبداللہ المسدوسی ضخامت ۴۰۸ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ بہتر تقطیع متوسط قیمت مجلد معہ پتہ :- مکتبۂ خدام ملت اے۔ ایم۔ ۴ نیپیر روڈ کراچی۔

مجلس اقوام متحدہ آج سب سے بڑی انجمن ہے جس کے فیصلوں پر تمام دنیا کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں۔ یہ مجلس کب اور کس طرح قایم ہوئی اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ کون کون اقوام عالم اس میں شریک ہیں اس کا دستور و آئین کیا ہے؟ اور اس کے ماتحت کتنی انجمنیں ہیں اور ان کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ اردو میں غالباً یہ سب سے پہلی کتاب ہے جس میں تفصیل کے ساتھ ان تمام مباحث کو اور ان کے ساتھ دوسرے اور معاہدات و دساتیر مثلاً اعلان طہران اعلان ماسکو۔ اعلامیہ کریمیہ۔ اٹلانٹک چارٹر۔ معاہدۂ اٹلانٹک۔ اعلان پوٹسڈم۔ بین الاقوامی بنک برائے تعمیر نو۔ عالمی ادارہ صحت وغیرہ ان تمام چیزوں کو بھی بیان کیا گیا ہے ترجمہ اگرچہ صاف اور سلیس ہے لیکن کہیں کہیں گنجلک ہو گیا ہے اور اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ اردو زبان میں ان دستوری اور قانونی مباحث کو بیان کرنے اور سننے کا ذوق عام نہیں ہوا ہے بہرحال اگر کتاب کے آخر میں ان دستوری اور قانونی اصطلاحات کے لئے جو اس کتاب میں آئی ہیں اصل انگریزی الفاظ بھی دے دئے جاتے تو زیادہ بہتر ہوتا تاکہ کم از کم نیم انگریزی داں اصحاب اس سے مکمل استفادہ کر سکتے۔ اسی طرح اگر ہر معاہدہ کے ساتھ اس کی تاریخ بھی اجمالاً بیان کر دی جاتی تو زیادہ فائدہ ہوتا۔ بہرحال کتاب موجودہ حالات میں بھی اردو داں طبقہ کے لئے بڑے کام کی چیز ہے امید ہے کہ اس کی قدر کی جائے گی۔